مسلمانوں کے لیے مشن

تعلیم اور دوستی کے مراکز کے ذریعے مسلم خواتین تک رسائی

پلس میں چھپنے والے اس مضمون کو ہم من وعن دوبارہ شائع کر رہے ہیں۔

اکثر مسلم خواتین دو دنیاؤں میں رہتی ہیں۔ ایک طرف ان کا تعلیمی معیار بتدریج بڑھ رہا ہے اور اپنے مقام ملازمت پر ان کے مرتبہ وحیثیت میں بہتری آرہی ہے۔ دوسری جانب وہ اپنے اس ماتحت کردار سے مطمئن ہیں۔ جو اسلامی سوسائٹی کے خاندانی نظام میں ان کے لیے مخصوص ہے۔

جو مشنری ریڈیو، لٹریچر اور مراسلاتی کورسز سے کام لے رہے ہیں ان کے لیے نوجوان تعلیم یافتہ مسلم خواتین تک رسائی کے مواقع اوسطاً کہیں زیادہ ہیں اور جن خواتین نے خط وکتابت میں اپنی دلچسپی کا اظہار کیا ہے ان سے وہ ذاتی ملاقاتیں کرکے ذرائع ابلاغ کے نتائج کو مزید خاطر خواہ بنا سکتے ہیں۔

اس سلسلے میں عیسائیت اختیار کرنے والی وہ سابق مسلم خواتین خاص طور پر مفید ہیں جو بچوں کو پڑھاتی ہیں۔ موسم گرما کے کیمپ لگاتی ہیں اور خواتین کو چھوٹی ٹولیوں میں تعلیم دیتی ہیں یہ خواتین پولیس کی پوچھ گچھ کا خطرہ مول لیتی ہیں اور ان میں سے کچھ قید وبند کے مراحل سے بھی گزر چکی ہیں۔ ان میں سے بعض اہم مناصب پر فائز ہیں اور اپنی تنخواہیں دوسرے عیسائیوں کو کانفرنسوں میں بھجوانے کے لیے استعمال کرتی ہیں۔

مسلم خواتین مختلف ممالک میں مواقع کے لحاظ سے مختلف صورتحال سے دوچار ہیں۔ تیونس میں جہاں خواتین وکیل ڈاکٹر اور انجینئر ہیں ان کا ایک بڑا مسئلہ گھر اور کام کی ذمہ داریوں میں توازن قائم کرنے کا ہے۔ سعودی عرب میں کچھ خواتین اپنے بنک، ہسپتال اور سکول چلاتی ہیں۔ بعض ملکوں میں جہاں ملکی صنعتیں موجود ہیں بہت سی اسامیاں نوجوان خواتین کے پاس ہیں جبکہ دیہی علاقوں میں وہ اپنے روایتی انداز میں فصلوں اور مویشیوں کی دیکھ بھال کرتی ہیں اور دستکاریاں تیار کرتی ہیں۔

حالات اگرچہ تبدیل ہو رہے ہیں لیکن مسلم خواتین میں روایات کے اثرات ابھی تک بہت مضبوط ہیں۔ تیونس کے سوا اکثر ملکوں میں ترمیم شدہ قبائلی اسلامی قانون پایا جاتا ہے۔ جس میں مرد خاندان کا سربراہ ہوتا ہے اور نان نفقے کا ذمہ دار، بلکہ خاتون اپنے خاوند، باپ اور بیٹوں کا تحفظ حاصل کرتی ہے۔

نکاح ،طلاق اور وراثتی حقوق میں عدم مساوات کے باوجود اکثر مسلم خواتین اسلام کی تعریف کرتی ہیں اور ان کا یہ دعوی ہے کہ اسلام انہیں مرد کے برابر مساوات عطا کرتا ہے اور کچھ نہیں تو پانچ ارکان اسلام کی ادائیگی کی حد تک - وہ اپنے معاشروں کی حدود میں اپنا مقام حاصل کرنا چاہتی ہیں - انہیں مساوات نسوانی کا مغربی نظریہ سخت ناپسند ہے اور وہ مغرب کی فحاشی اور بداخلاقی کو شرمناک قرار دیتی ہیں-

اکثر مسلم خواتین اپنے روزمرہ کے مسائل پر قابو پانے کےلیے طاقت پر تصرف چاہتی ہیں اس کےلیے وہ تعویذ گنڈے ، جانوروں کی قربانی اور جادو کے ذریعے خدا سے توہم پرستانہ اپیلیں کرتی ہیں عرب ملکوں کی بڑی بوڑھیاں ہوں یا مغربی ممالک میں رہنے والی مسلم خواتین ، یہ اعمال ان سب میں پائے جاتے ہیں-

تیل کی دولت سے مالامال چند ملکوں سمیت بیشتر اسلامی ممالک میں تبدیلیوں کے باعث مسلم خواتین کے مشنریوں سے رابطے کے روایتی انداز اب غیر موثر ہوچکے ہیں - عوام کے تعلیمی معیار وذرائع میں اضافہ ہوا ہے اور اب پڑھانے اور دستکاریاں سکھانے کی مشنری کلاسوں کی ضرورت باقی نہیں رہی - تاہم بعض مقامات اب بھی ایسے ہیں جہاں عیسائی خواتین دایہ گیری کے ذریعے مسلم خواتین سے تعلقات کا سلسلہ جاری رکھ سکتی ہیں-

خاص طور پر یورپ میں جہاں افریقہ اور مشرق وسطی سے نقل مکانی کرنے والوں میں ہزاروں خواتین بھی شامل ہیں ، مشنریوں نے دوستی کے مراکز قائم کیے ہیں - ان مراکز میں وہ زبان ، قانونی معاملات اور ثقافتی رکاوٹیں دور کرنے میں خواتین کی مدد کرتے ہیں - نوخیز مسلم لڑکیوں کی دوسری نسل خاندانی پابندیوں اور اپنائے ہوئے ملکوں کی تہذیب کے درمیان کشمکش کا شکار ہے اس خلیج کو پاٹنے کےلیے کچھ مشنری انہیں گھریلو کاموں میں مدد کی پیشکش کرتے ہیں اور انہیں ورزشی کلاسوں اور دیگر سرگرمیوں میں مدعو کرتے ہیں-

ہسپتال کا دورہ غالبًا موثر ترین شعبوں میں سے ایک ہے - جس سے مسلم خواتین کو متاثر کیاجاسکتاہے - مسلم ثقافت کا تقاضا یہ ہے کہ بیمار آدمی اہل خانہ کی مستقل دیکھ بھال سے بہرہ ور رہے چنانچہ مشنریوں کی یہ بھرپور کوشش ہے کہ وہ مریضوں کا اعتماد حاصل کریں - ایک دلال فرم کے مشہور ٹیلی ویژن اشتہار کا خلاصہ یہ ہے کہ تم پرانے طور طریقوں اور اور مذہبی خدمات کے ذریعے سے مسلم خواتین تک رسائی کی کوشش کرو تمہاری کامیابی یقینی ہے - بعض اوقات ایسا موقع کئی سالوں کے بعد میسر آتاہے اور بعض حالات میں ان کے ساتھ بائبل کا مطالعہ کرنے سے کامیابی قدم چومنے آجاتی ہے-

اگرچہ ہمیں ایسی غیر معمولی کامیابیاں حاصل نہیں ہوسکیں جن کا ذکر کیاجائے - تاہم بونے اور کاٹنے کے متواتر عمل سے کارکردگی میں اضافہ ہواہے - اگر آپ اسلامی دنیامیں

۲.........عالم اسلام اور عیسائیت اگست ۱۹۹۰ء

عیسائی بن جانے والی سابق مسلم خواتین کا انٹرویو لیں تو آپ کو ان مختلف عوامل کا پتہ چلے گا جنہوں نے خدائے یسوع کی طرف لانے اور ان کے عقیدے کو استحکام بخشنے میں کردار ادا کیا ہے۔

افریقہ

مالی: رومن کیتھولک چرچ کی ترقی و توسیع

ہم "انٹر نیشنل فائڈز سروس" میں چھپنے والی حالیہ رپورٹ کا خلاصہ کسی تبصرے کے بغیر شائع کر رہے ہیں۔

مالی صحارا کے خطے میں مغربی افریقہ کے عین وسط میں واقع ہے۔ مالی کا دو تہائی علاقہ صحرائی ہے۔ رقبہ دولاکھ چالیس ہزار کلومیٹر ہے اور سپین، فرانس اور اٹلی کے مجموعی رقبے کے برابر ہے۔ اس کی سرحدیں الجزائر موریطانیہ سینگال گنی، ائیوری کوسٹ، برکی ناوناسو اور نائجرے ملتی ہیں۔

یہ سرزمین تین قدرتی خطوں پر مشتمل ہے۔ سوڈان زون جنوب اور نائجر ڈیلٹا میں دوسو کلومیٹر تک پھیلا ہوا (قابل کاشت علاقہ) صحارا زون اور ساحلی زون 800 کلومیٹر طویل عظیم دریائے نائجر مالی کے سماجی واقتصادی ڈھانچے کی تشکیل کرتا ہے اور اس کا زیادہ تر حصہ جہاز رانی کے قابل ہے۔

مالی سیاہ اور سفید افریقہ کے درمیان مثالی سرحدی ملک ہے اور ایک ایسے سنگم پر واقع ہے جہاں سیاہ فام اور سفید فام آبادیاں، بدو اور مقامی لوگ، سوڈانی اور عرب تہذیبیں آپس میں ملتی نظر آتی ہیں اس کے باشندے زیادہ تر وسطی میدانوں میں مرتکز ہیں۔ خاص طور پر نائجر کے طاس میں جہاں متعدد نسلی گروہ آباد ہیں۔ ان میں سوڈانی اصل کے دو بڑے گروہ سمبارا اور فلبے۔ اور دیگر قبائل (مراکولی، دوقون، سونغائی موسی، سیوفو، طوارق وغیرہ) شامل ہیں ان کی مجموعی تعداد 87 لاکھ ہے۔ فرانسیسی ان کی سرکاری زبان ہے تاہم فطرتاً وہ اپنی علاقائی زبانیں بمبارا، مالینک وغیرہ بھی بولتے ہیں۔

سلطنت مالی سے آج کی ریاست تک

آج کے مالی کی جڑیں پرانی افریقی سلطنت میں پیوست نظر آتی ہیں۔ جس کا اس زمانے میں بھی مالی ہی نام تھا۔ چھٹی اور ساتویں صدی میں عرب اپنی تہذیب ساتھ لائے اور یہاں کئی عظیم سلطنتوں کی بنیاد رکھی۔ ان میں نویں صدی کے اختتام پر گھانا، مالی اور نسونشوئی کی سیاہ فام اسلامی حکومتیں تھیں۔ تیرھویں صدی میں مالی کا پھیلاؤ شروع ہوا۔ ٹمبکٹو